# بیگم رعنا لیاقت علی خان کا خواتین کی فلاح و بہبود میں حصہ

فرح گل بقائی

تحریکِ پاکستان کے دوران مردوں کے دوش بدوش خواتین نے بھی تحریکِ آزادی میں اهم کردار ادا کیا- اس باوقار گروہ میں، بیگم محمد علی، محترمه فاطمه جناح، بیگم رعنا لیاقت علی خان، بیگم شاهنواز اور بیگم شائسته اکرام الله کے نام سرِ فهرست هیں - بیگم لیاقت علی خان نے قیامِ پاکستان و استحکامِ پاکستان کے لیے جو کارهائے نمایاں انجام دیئے وه خصوصی اهمیت کے حامل هیں- قیامِ پاکستان کے بعد انهوں نے ملک و ملت کی تعمیر کے لیے جن معاشرتی ذمه داریوں کا بیڑا اٹھایا اور انهیں احسن طریقے سے پایه تکمیل تک پهنچایا، اس سے هماری آئنده نوجوان نسلیں سبق حاصل کرکے وطنِ عزیز کی فلاح و بهبود میں نمایاں کردار ادا کر سکتی هیں- تاهم ان کی خدمات کا سب سے درخشاں پهلو وه شاندار کردار هے جو انهوں نے خواتین کی تنظیم، ان کے حقوق کے تحفظ اور ان کی اجتماعی فلاح و بهبود کے لئے ادا کیا-

## حقوق نسواں کے لیے عملی جدوجہد

بیگم رعنا لیاقت علی خان صرف ایک اولو العزم لیڈر کی اهلیه هونے کے ناتے سے هی لوگوں میں مشهور نهیں هوئیں بلکه حقیقت یه هے که وه اپنے رفاهی کاموں اور فلاحی خدمات کی وجه سے ابتک لوگوں کے دلوں میں زنده هیں- قیامِ پاکستان کی ابتداء سے هی رعنا لیاقت علی خان حقوقِ نسواں کے تحفظ کے لیے سرگرمِ عمل رهیں- انهوں نے فیلڈ مارشل ایوب خان کے دور میں عائلی قوانین کی تائید کی - خواتین کے لیے سی، ایس، ایس کے امتحانوں میں شرکت، وزارتِ خارجه اور ضلعی انتظامیه گروپ (D.M.G.) سمیت مختلف شعبوں میں ملازمت

کے حقوق حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ جب بھی ملک میں ایسے قوانین پیش کیے گئے جن سے خواتین کے حقوق پر زد پڑتی تھی، ان کے خلاف آواز اٹھانے میں بیگم صاحبہ صفِ اول میں رہیں۔

اسّی (۸۰) کے عشرے میں روزنامہ **حریت** کے رپورٹر نے بیگم صاحبہ کا انٹرویو شائع کیا۔ اس میں ان سے سوال کیا گیا: 'ملک میں اسلامی نظام کی باتیں ہو رہی ہیں۔ آپ کا تعلق طبقہ نسواں کی بہبودی سے رہا ہے۔ عورتوں کو جو حقوق اسلام نے دیے ہیں، کیا آپ انہیں کافی سمجھتی ہیں؟'

بیگم صاحبہ نے جواب میں کہا:

> بات یہ ہے کہ اسلام دنیا کا پہلا مذہب ہے جس نے خواتین کو حقوق دیئے - اس معاشی ناہمواری کے زمانے میں اگر عورتیں گھر کی چاردیواری تک محدود ہو جائیں گی تو معاشی اعتبار سے پوری قوم بہت کمزور ہو جائے گی چنانچہ خواتین کے لیے جو کام موزوں ہوں، انہیں کرنے کا ضرور موقع دیا جانا چاہیے مثلاً نرسنگ، معلمی اور کئی دیگر ملازمتیں ہیں - لیکن اس طرح کہ گھر اور بچوں کی پرورش پر کوئی منفی اثرات مرتب نہ ہوں - باقی رہی آزادی تو آزادی ہر ملک کی روایات کے مطابق ہی اچھی لگتی ہے اور جہاں عورتوں کو کام کرنا ہے وہاں پوری آزادی سے کام کرنے دینا چاہیے -

قیامِ پاکستان کے بعد مہاجر خواتین کی آباد کاری، حصولِ ملازمت، بیوہ خواتین اور یتیم بچوں بچیوں کی باعزت بحالی کے لیے جو خدمات بیگم صاحبہ نے انجام دیں، انہیں فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ جب پاکستان معرضِ وجود میں آیا تو اسے بہت سے مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔ پاکستانی قوم ان مصائب سے نمٹنے کے لیے اس وقت پوری طرح تیار نہیں تھی۔ ان مسائل کا مقابلہ کرنے کے لیے پہلی تنظیم بیگم رعنا لیاقت علی خان نے قائم کی۔ اس تنظیم کا نام ویمن والنٹری سروس (Women Voluntary Service) یعنی "عورتوں کی رضا کار سروس" رکھا گیا۔ یہ ایک خاموش انقلاب کی ابتداء تھی۔ ہزاروں کی تعداد میں خواتین

اس تنظیم کی رکن بنیں اور هندوستان سے آنے والے اجڑے خاندانوں کی آبادکاری کے لیے اپنی بساط سے بڑھ کر متحرک هوگئیں- انهوں نے مهاجرین کے لیے کپڑے، کھانے پینے کا سامان ، دوائیاں اور دوسری اشیائے صرف اکٹھا کرنے میں بهت قابلِ قدر کام کیا -[1]

## ویمن نیشنل گارڈ

پاکستان بننے کے تھوڑے عرصے بعد ویمن نیشنل گارڈ کا قیام عمل میں لایا گیا- اس کا مقصد لڑکیوں کو ایسی بنیادی تربیت دینا تھا جس کے ذریعے وہ اپنا دفاع خود کر سکیں اور ابتدائی طبی امداد اور نرسنگ کے بارے میں بھی ضروری معلومات سے لیس هوں- انهیں لڑائی کی صورت میں سگنل کے فرائض کے علاوہ سماجی بهبود کے کاموں، ٹائپنگ اور دوسرے کئی امور کی تربیت بھی دی جاتی تھی- مارچ ۱۹۴۸ء میں بیگم لیاقت علی خان نے پاکستان کا ٹج انڈسٹریز ایسوسی ایشن کی بنیاد رکھی- اسکا مقصد علاقائی اور چھوٹی چھوٹی صنعتوں کو معدوم هونے سے بچانا بلکه مزید فروغ دینے کی کوشش کرنا اور خواتین کے لیے ذریعه معاش پیدا کرنے کا اهتمام کرنا تھا- اس کام کی ابتداء کے لیے باثروت اور مخیر خواتین نے سرمائے کا انتظام کیا- علاوہ ازیں بیگم صاحبه کی اپنی کوششوں سے کئی هسپتالوں ، ڈسپنسریوں اور گھریلو صنعتوں کا قیام عمل میں آیا[2] -

پاکستان کے قیام کا آغاز ایک ابتلاء کے ساتھ هوا - مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے قتل عام کے بعد لاکھوں کی تعداد میں مهاجرین مغربی پنجاب داخل هوئے- بیگم لیاقت علی خان نے کچھ عرصے کے لیے کراچی کے بجائے لاهور کو اپنا مسکن بنالیا - غریب اور نادار لوگوں کا ایک جم غفیر لاهور میں امنڈ آیا تھا - جهاں غربت هو، وهاں وباء اور بیماری کا بھی خدشه هوتا هے - اسی زمانے میں رعنا

لیاقت علی خان نے باقاعدہ سماجی امداد کی مہم کا ادارہ کھولا اور اپنے ساتھ اور خواتین کو بھی شامل کیا - گھر میں بیٹھنے والیاں نہیں جانتی تھیں کہ منظم طریقے سے کیسے لوگوں کی امداد کرنی چاھیے - بیگم رعنا لیاقت علی خان نے اس وقت جو اھم کام انجام دیا، وہ انھی کی پر وقار شخصیت کا حصہ تھا - انھوں نے بیواؤں اور یتیموں کو ھاتھوں ھاتھ لیا- بیگم رعنا لیاقت علی خان کی تحریک پر تلاش روز گار کا محکمہ بھی کھولا گیا - ضرورت کے لحاظ سے دیگر محکمے اور ادارے بھی کھولے گئے تاکہ مھاجرین کی آباد کاری کا کام احسن طریقے سے انجام دیا جا سکے - رضا کار خواتین کے دوش بدوش رعنا لیاقت علی خان بیماروں کی تیمار داری کرتی تھیں ۔[۳]

بیگم رعنا لیاقت علی خان میں یہ خوبی تھی کہ وہ اتنے نمایاں مقام پر فائز ھوتے ھوئے بھی کمزور اور غریب عورتوں کے دکھ درد کو محسوس کرتی تھیں اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے خود کو ھمہ تن مصروف رکھتی تھیں اور خاموشی سے پاکستانی خواتین کی بھلائی کے لیے کام کرتی رہتی تھیں- وہ جانتی تھیں کہ عورتیں کم پڑھی لکھی ھیں- بلکہ خواتین کا ایک بڑا حصہ تو پڑھنے لکھنے سے مکمل طور پر نابلد ھے- یہ بات بھی ان کے مشاھدے میں تھی کہ خواتین کی صحت کا معیار عام طور پر غیر تسلی بخش ھے- اس وجہ سے اکثر بچے بھی کمزور پیدا ھوتے ھیں - کافی عورتیں مردہ بچوں کو جنم دیتی ھیں۔ نیم تعلیم یافتہ لوگ اس کو خدا کی مرضی کہہ کر بری الذمّہ ھو جاتے ھیں اور انسانی بے بسی کے اظھار پر اکتفاء کرتے ھیں- خواتین اور بچوں کی صحت کی طرف کوئی توجہ نھیں دی جاتی- بیگم رعنا لیاقت علی خان کو پختہ یقین تھا کہ خواتین کو آگے بڑھ کر خود اپنی مدد آپ کرنی ھوگی- انھیں معلوم تھا کہ لاکھوں عورتیں گھروں میں لکڑی کے ایندھن والے چولھوں کے آگے بیٹھی دھواں پھونکتی رھتی ھیں- انھیں تازہ ھوا ،

ورزش ، تعلیم، روشنی اور اچھی خوراک کی ضرورت ھے تاکہ وہ صحت مند هوں اور پاکستان کا مستقبل روشن ھو- ان خواتین کی پس ماندہ حالت دیکھتے ہوئے بیگم صاحبہ نے اپنے آپ سے عهد کیا کہ وہ ان کی ضرورمدد کریں گی اور بلاشبہ انھوں نے آخری عمر تک اس پیمان کے ساتھ وفا کی[٤]-

بیگم رعنا خود معاشیات اور عمرانیات میں فارغ التحصیل تھیں- اس لیے انهیں اس بات کی بڑی فکر لاحق تھی کہ ملک کے دست کاروں کی معاشی تنظیم کی جائے اور ایسی منصوبہ بندی کی جائے تاکہ ان کا معیار زندگی بلند هو اور ان کی محنت کا ثمر انهی کو ملے - مارچ ١٩٤٨ء میں بیگم رعنا نے دیہی مصنوعات کی ایک انجمن قائم کی- جسے کامیابی سے همکنار کرنے کے لیے رفتہ رفتہ کاریگروں کا پورا محلہ کراچی میں آباد کیا گیا - [٥]

## آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن (APWA)

اپواء کا قیام بیگم رعنا لیاقت علی خان کا اهم کارنامہ تھا- ٢٢ فروری ١٩٤٩ء کو پاکستان بھر سے بیگم صاحبہ نے ایسی خواتین کو آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن کے سلسلہ میں مدعو کیا جو زندگی کے مختلف شعبوں میں مفید اور کارآمد کام انجام دے رهی تھیں - اس انجمن کا کام پاکستانی خواتین کی سماجی، تعلیمی اور ثقافتی سطح پر اصلاح کرنا اور انهیں فعال بنانا تھا- اپوا کی نگرانی میں کئی سکول اور کالج کھولے گئے - هوم اکنامکس کالج برائے خواتین (لاهور، کراچی ، ڈھاکہ، کے قیام میں بھی بیگم صاحبہ کی ذاتی دلچسپی اوراپوا کی اعانت شامل تھی[٦]- اس انجمن نے کئی هسپتال بھی قائم کیے- عورتوں کے حقوق کی حفاظت اور بچوں کی صحیح تربیت اس انجمن کے اهم مقاصد میں سے هیں - بیگم لیاقت علی خان نے اپنی ایک تقریر میں کہا تھا ' جب ایک فردِ واحد کو تعلیم دی جاتی ھے تو صرف ایک فردِ واحد کو تعلیم دی

جاتی ھے لیکن جب ایک لڑکی کو تعلیم دی جاتی ھے تو اس کے معنی ھیں کہ پورے کا پورا خاندان تعلیم پاتا ھے' [۷] ۔

بھارت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی بیگم رعنا لیاقت علی خان کی تنظیمی صلاحیتوں سے بہت متاثر تھیں ایک دفعہ ۱۹۸۳ء میں انھوں نے بیگم صاحبہ کے رشتے دار جے کے پنت سے بھارت کے پہاڑی علاقوں کے مسائل پر گفتگو کرتے ھوئے فرمایا: 'کاش بھارت کے پاس بھی رعنا لیاقت علی خان جیسی قابلیت کی خاتون ھوتی جو اس ملک میں خواتین کو منظم کرکے ان کی فلاح و بہبود کے لیے اپوا کی طرح آل انڈیا ویمن ایسوسی ایشن قائم کرتی' [۸] ۔

## اختتامیہ

بیگم رعنا لیاقت علی خان نے ساری عمر پاکستانی خواتین، بچوں اور بچیوں کی فلاح و بہبود کے لیے صرف کی ۔ وہ متحرک اور فعّال شخصیت کی مالك تھیں ۔ انھوں نے کئی فلاحی و تعلیمی اداروں کی بنیاد رکھی ۔ ھزاروں خواتین ان اداروں سے مستفید ھوئیں اور انھیں روزگار کے مواقع میسر آئے ۔

مسعودہ حمید چیرمین اپوا لکھتی ھیں،

مجھے بیگم صاحبہ ایک روشن خیال اور ھمہ جہت شخصیت نظر آئیں ۔ آخری عمر میں وہ کافی بیمار ھوگئی تھیں اور ویل چیر استعمال کرتی تھیں۔ تب بھی آپ کراچی میں اپوا کے اجلاسوں میں ضرور شریک ھوتیں ۔ بیگم رعنا لیاقت علی خان کو باغبانی کا بھی شوق تھا۔ آپ نے اپنے گھر میں انواع و اقسام کے پھول پودے لگوائے ھوئے تھے، اور ان کی نشوونما میں خاصی دلچسپی لیتی تھیں ۔ آپ کو کتابیں پڑھنے کا بھی بہت شوق تھا۔ اس کے علاوہ موسیقی سے بھی دلچسپی تھی [۹] ۔

ممتاز خاتون صحافی مریم حبیب نے لکھا ھے :

بیگم صاحبہ کی جس بات نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا، وہ یہ تھی کہ ان

کے ساتھ کام کرنے والے لوگ بیگم صاحبہ کی بہت عزت کرتے تھے - بیگم صاحبہ خود اپنے اصولوں پر سختی سے کار بند تھیں اور اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ وہ بڑی بہن اور والدہ کی طرح پیش آتی تھیں [۱۰]-

آپ کا انتقال ۱۳ جون ۱۹۹۰ء کو ھوا- اس وقت آپ کی عمر چھیاسی سال تھی [۱۱] - انھیں مزار قائد کے احاطے میں شہید ملت لیاقت علی خان کے پہلو میں دفن کیا گیا -

صدر غلام اسحاق خان نے بیگم لیاقت علی خان کی وفات پر افسوس کرتے ہوئے ان کے بیٹے اکبر لیاقت اور اشرف لیاقت کو لکھا :

بیگم رعنا لیاقت علی خان کے انتقال پر مجھے سخت دکھ اور افسوس ہوا ھے - آپ پاکستان کی جد وجہد آزادی کی سرگرم رکن تھیں - انھوں نے عورتوں کی سماجی اور معاشی ترقی میں اھم کردار ادا کیا [۱۲]-

اس وقت کی وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے بھی گہرے افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ بیگم رعنا لیاقت علی خان نے پاکستان کی تحریک میں اھم کردار ادا کیا - ان کی زندگی کا مشن یہ تھاکہ پاکستانی خواتین کی زندگی کو بہتر سے بہتر بنائیں- آپ نے نہ صرف عورتوں کی فلاح و بہبود کے لیے بلکہ پورے معاشرے کی بہتری کے لیے کام کیا- جو خدمات آپ نے انجام دیں وہ بہت عرصے تک یاد رکھی جائیں گی [۱۳]-

بیگم صاحبہ کی خدمات کے اعتراف میں لنڈن کے جریدے دی ٹائمز The Times نے انھیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھا-

بیگم رعنا لیاقت علی خان نے تقسیم ھند (۴۸-۱۹۴۷ء) کے پر آشوب حالات کے دوران بہت اھم کردار ادا کیا - لاکھوں لوگوں نے ھندوستان اور پاکستان کے درمیان وجود میں آنے والی نئی سرحدوں کو اپنی جان پر کھیل کر عبور کیا - بیگم صاحبہ اور ان کے ساتھ جذبہ خدمت سے سرشار خواتین نے مل کر ہزاروں بے گھر اور لٹے ہوئے خاندانوں کو آباد کیا-

بیگم صاحبہ کی اعلیٰ فہم و فراست کا نتیجہ تھا کہ انھوں نے اس وقت کی ھنگامی بنیادوں پر چلائی جانے والی تحریک کو اپوا کے نام سے ایک مستقل

اور فعّال ادارے کی شکل دے دی -

اپوا کا ادارہ ۱۹۴۹ء سے اپنی تشکیل کے بعد قومی ترقی میں ایک مستقل اور اھم کردار اداکرتا آرھا ھے - پچیس سال بعد جب بیگم صاحبہ نے اپوا کی سلور جوبلی کے موقع پر ھونے والی تقریب کی صدارت کی تو اس ادارے سے فیض حاصل کرنے والوں کی تعداد دس لاکھ سے تجاوز کر گئی تھی- اس کی رضا کارانہ خدمات کے دائرے میں دیہی صنعتیں ، شفا خانے ، دستکاری اور تعلیمی پروگرام شامل ھیں- بیگم رعنا لیاقت علی خان کی ھمہ گیر شخصیت میں ان کی فہم و فراست ، فصاحت و بلاغت ، نفاست ، اور مقصدیت جیسی خصوصیات مشکل حالات میں بھی نمایاں تھیں - ۱۹۵۲ء میں مسلم دنیا کی ترقئ نسواں کے نازک دور میں بیگم صاحبہ نے پہلی بین الاقوامی کانفرنس برائے مسلم خواتین منعقد کرانے کا منفرد اعزاز حاصل کیا- بین الاقوامی سطح پر بیگم رعنا لیاقت علی خان نے اقوام متحدہ اور محنت کشوں کی عالمی تنظیم میں پاکستان کی نمائندگی کی -
۱۹۵٤ء میں پاکستان کی پہلی خاتون سفیر کے طور پر ھالینڈ میں متعیّن ھوئیں اور بعد میں اٹلی اور ٹیونس میں بھی سفارتی فرائض انجام دیے۔
۱۹۷۳ء سے ۱۹۷٦ء تک بیگم صاحبہ نے صوبہ سندھ کے گورنر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں - اقوام متحدہ کی طرف سے بیگم رعنا لیاقت علی خان کو ۱۹۷۹ء میں ان کی قومی اور بین الاقوامی خدمات کے اعتراف کے طور پر اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کا ایوارڈ دیا گیا [۱٤]-

بیگم رعنا لیاقت علی خان اس صدی کی نامور مسلمان خواتین میں سے تھیں - انھوں نے جو خدماتِ وطنِ عزیز کے لیے بالخصوص بچوں اور خواتین کی فلاح و بہبود کے میدان میں انجام دی ھیں ، وہ وسیع تر پیمانے پر علمی تحقیق کی مستحق ھیں -

## حوالہ جات

۱- حریت، کراچی ، ۱٤ اکتوبر ۱۹۸٦ء-

۲- (الف)اختر عزیز احمد (ترجمہ و تالیف) **لڑکیاں جو نامور ہوئیں**، لاہور ، ۱۹۶۳، ص ۲۵۵ - ۲۵۸-

(ب) Mehr Nigar Masroor, *Raana Liaqiat Ali Khan - A Biography*, Karachi, 1980, p 21.

۳- (الف) عزیز جاوید، **پاکستان کی نامور خواتین**، (پشاور، ۱۹۶۸ء)، ص ۱۶۶ - ۱۶۸-

(ب) S. A. Chipps , "The Role of Women Elites in Modernizing Country, The All Pakistan Women Association," (Ph. D. thesis ) , Michigan, 1970, pp 69 - 70.

٤- (الف) روزنامہ **ڈان** کراچی، ۱۱ جون ۱۹۸٦ء-

(ب) مہر نگار مسرور ، مصدر سابق، ص ۸-۹-

۵- (الف) ایس - اے چپس، مصدر سابق، ص ۶۹- ۷۵-

(ب) مہر نگار مسرور، مصدر سابق، ص ۵۵-

٦- Kay Miles, *The Dynamo in Silk* , Rome , 1963.

۷- مہر نگار مسرور ، مصدر سابق ، ص ۷۹-

۸- اپوا نیوز لیٹر ، کراچی ، ص ۱ -

۹- *Friday Times* (Weekly), Lahore, June 21 - 27, 1990, p.16.

۱۰- روزنامہ **جنگ**، راولپنڈی ، ۱٤ جون ، ۱۹۹۰ء-

۱۱- ایضاً-

۱۲- ایضاً-

۱۳- ایضاً-

۱٤- *The Times*, London, June 22, 1990 Cited in *APWA Newsletter*, Karachi, n,d.